سوال

(303)اراضی کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی نامعلوم شخص نے سوال بھیجا ہے۔کہ ہم تین بھائیوں نے اپنے والد محترم کے ساتھ مل کر ایک قطعہ زمین خریدا تھا ہمارا چوتھا بھائی عرصہ سے الگ تھلگ رہتا ہے اوراس نے مذکورہ زمین کی خریداری میں کوئی پیشہ بھی نہیں دیا تھا۔ وہ بھی اس قطعہ زمین سے حصہ لینے کا دعوے دار ہے۔ وفات کے بعد شرعی طور پر اس زمین میں اس کا کتنا حصہ بنتا ہے۔ نیز ہماری بہنیں دو بہنیں اوروالدہ کا حصہ بھی بتادیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باپ کے پاس رہنے والی اولاد کی کمائی باپ کی ہی شما ہوتی ہے الا یہ کہ اولاد کا الگ حق ملکیت تسلیم کرلیا جائے۔ صورت مسئولہ میں قطعہ زمین خریدتے وقت تینوں بیٹے باپ کے ساتھ شراکت کے طور پر حصہ دار بنے ہیں۔ یعنی ان الگ حق ملکیت تسلیم کرلیا گیا ہے۔ ایسی صورت حال کے پیش نظر اگر باپ کو تو ضرورت ہو تو وہ قطعہ زمین اپنے لئے رکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے''تو اور تیرا مال باپ کے لئے ہے''لیکن باپ کی طرف سے اس قسم کی ضرورت کا اظہار کیے بغیر بھائی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس حدیث کی آڑ میں پورے قطعہ زمین میں سے اپنا حق لینے کا دعویٰ کرے۔ وہ صرف اتنے حصے میں شریک ہوگا جو باپ کا حصہ رسدی ہے۔ مثلاً اگر زمین خریدتے وقت باپ کا چوتھا حصہ تھا تو اس کا وہ بیٹا جو زمین خریدنے میں شریک نہیں ہوا صرف باپ کے چوتھے حصے میں دوسرے ورثاء کے ساتھ شریک ہوگا۔ اب باپ کی وفات کے بعد پسماندگان میں اس کی بیوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ اس لئے باپ کی کل جائیداد سے بیوہ کو 8/1 اور باقی 8/7 بیٹے اور بیٹیاں اس طرح تقسیم کریں کہ ایک بیٹے کو بیٹی سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر متوفی کی کل جائیداد کے 80 حصے کرلئے جائیں ان میں آٹھواں حصہ یعنی دس حصے بیوہ کو دیئے جائیں اور باقی 70 حصوں کو چودہ حصے فی لڑکا اور سات حصے فی لڑکی کے حساب سے تقسیم کردیئے جائیں۔

متوفی :80 برابر بیوہ 10 لڑکا 14 لڑکا 14 لڑکا 14 لڑکا 14 لڑکی 7 لڑکی 7 (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:326